خبر و نظر

اکتوبر 2007ء

شائع کردہ سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

ٹا کے لیے 750 ملین ڈالر کا سمجھوتہ

المی یومِ خواندگی

مریکی کانگریس میں رمضان بل کی منظوری

امریکی سفارتخانہ اسلام آباد میں سانحہ 9/11 کے حوالے سے یادگاری تقریب

سانحہ 9/11 میں ہلاک ہونے والے افراد کی یاد میں امریکی سفارتخانہ میں گیارہ ستمبر کو ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن، امریکی کانگریس کے اراکین اسٹیفن لینچ، ٹوڈ پلاٹ، برائن ہگنز، اور سفارتخانہ کا دیگر عملہ بھی موجود تھا۔ اس موقع پر ہلاک ہونے والوں کی یاد میں ایک منٹ کی خاموشی بھی اختیار کی گئی اور قرآن اور انجیل سے انگریزی، اردو اور عربی زبانوں میں اقتباسات پڑھے گئے۔

خبرونظر

شمارہ 10 اکتوبر 2007ء

فہرستِ مضامین

قارئین خبرونظر کے خطوط	4
این ڈبلیو پیٹرسن کا فارن سروس اکیڈمی میں خطاب	5
مذہبی آزادی امریکی زندگی کا خاصہ ہے	6
فاٹا کی ترقی کیلئے 750 ملین ڈالر کی امداد کے نئے سمجھوتہ پر دستخط	7
نائب وزیرخارجہ نیگروپونٹے کا اخباری بیان	8
امریکی پریس اتاشی کی ویب چیٹ	10
لنکن ریڈنگ لاؤنج میں عالمی یوم خواندگی کی تقریب	11
خارجہ پالیسی کے ماہر والٹر رسل میڈ کا انٹرویو	12
فیصل آباد میں تصویری نمائش اور امریکی فلمی میلہ کا افتتاح	14
سیکنڈری اسکول امتحان میں کامیابی حاصل کرنیوالوں کیلئے ایوارڈز	15
خواتین کاروبار کے ذریعہ پالیسی اور معیشت وضع کرتی ہیں	16
کوئلہ کی کان کنی اور بجلی کی پیداوار کے مشترکہ منصوبہ کیلئے امریکی گرانٹ	18
پاکستان کو منشیات کے خلاف اہم اتحادی قرار دینے کا اعلان	19
امریکی کانگریس میں رمضان بل کی منظوری	20

ایڈیٹران چیف

الیزبتھ او۔کولٹن

پریس اتاشی سفارتخانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

شائع کردہ

شعبہ تعلقات عامہ

سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

رمنا-5، ڈپلومیٹک انکلیو، اسلام آباد

فون: 051-2080000 فیکس: 051-2278607

ای میل: infoisb@state.gov

ویب سائٹ: http://islamabad.usembassy.gov

ڈیزائن

راجہ سعید احمد

طباعت

کلاسیکل پرنٹرز اسلام آباد

اردو سرورق

لنکن کارنر ریڈنگ لاؤنج اسلام آباد میں عالمی یوم خواندگی کے حوالہ سے منعقدہ ایک تقریب سے رُوٹس اسکول سسٹم کا ایک طالبعلم خواندگی کی افادیت کے حوالے سے تقریر کررہا ہے۔

قارئین خبرونظر کے خطوط

معلومات

جولائی 2007ء کا شمارہ مل گیا۔ بہت بہت شکریہ۔ ضلع اٹک پنجاب کا بہت ہی پسماندہ علاقہ ہے۔ اور میں اس ضلع کے گاؤں شین باغ میں رہتا ہوں۔ آپ کا یہ شمارہ یہاں کی تقریباً سب کمیونٹی کی نظر سے گزرے گا اور ہم سب کو امریکہ کے بارے میں معلومات مہیا ہوں گی۔

محمد جمشید حسین شاہ

شین باغ، خورد، اٹک

مبارکباد کے مستحق

آپ کا میگزین ''خبرونظر'' غالباً دو تین سال سے ہی میرے مطالعہ میں ہے۔ اور کئی بار دل کیا کہ آپ لوگوں کو تعریفی خط تو ضرور لکھوں مگر ہمیشہ مصروفیت آڑے آگئی۔ پاکستان میں آپ لوگوں کے کام بہت اچھے چل رہے ہیں۔ اس چیز کو سامنے رکھتے ہوئے میں اپنی کچھ ریسرچ رپورٹیں اور مضامین آپ کے رسالے میں شائع کروانا چاہتی ہوں۔ بہر حال اتنا اچھا اور معلوماتی رسالہ نکالنے پر آپ لوگ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

انیلا ٹوانہ نیلو

کراچی

معلوماتی لٹریچر

میں صحرائے تھرپارکر کا باسی ہوں۔ ایسے گاؤں میں رہتا ہوں جہاں بجلی، روڈ، فون، میٹھا پانی، ہسپتال غرض کوئی سہولت میسر نہیں ہے۔ اپنے قصبہ میں کسی دوست کے ہاتھ میں آپ کا میگزین ''خبرونظر'' دیکھا۔ دوست جلدی میں تھا۔ صرف اُس سے آپ کا پتا لے سکا اور اب آپ سے رابطہ کر رہا ہوں۔ یہاں ایسے رنگین، معلوماتی لٹریچر کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

سلیمان انصاری

کلوئی، ضلع تھرپارکر

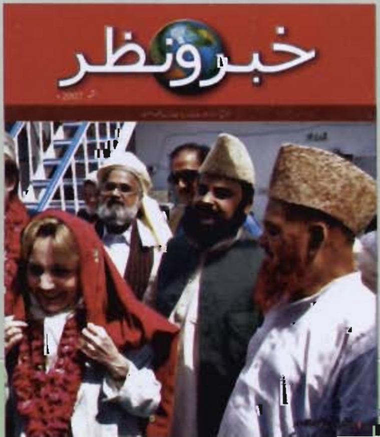

تعریف کئے بغیر

جریدہ ''خبرونظر'' باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ اگست 2007 کا شمارہ اس وقت ہاتھوں میں ہے۔ میرے وطن پاکستان سے جو مُلک والہانہ محبت کرتا ہے میں اُس کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ، پاکستان میں صحت، تعلیم، دفاع کے علاوہ بے شمار منصوبوں میں مدد کر رہا ہے جس کے بارے میں ہم ''خبرونظر'' کے ذریعہ گاہے بہ گاہے معلومات حاصل کرتے رہتے ہیں۔ اگست کا شمارہ اور بھی خوبصورت لگا کہ جشنِ آزادی کے حوالے سے تاریخی تصاویر دیکھنے کو ملیں۔ شاہی قلعہ کے عالمگیری دروازے کی بحالی، واشنگٹن کے اسلامی مراکز، پاکستانی و امریکی خواتین کے مابین روابط، اساتذہ کی تربیت، وبائی امراض سے بچاؤ کے تربیتی پروگرام، پیانو نواز مائیک ڈیل فیرو، سیڈز آف پیس، اسامہ خلجی کی روداد امریکہ سب بہت معلوماتی مضامین ہیں اور میں ان کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

شجاعت احمد صدیقی

خیر پور

اہم رسالہ

''خبرونظر'' اپنی نوعیت کا ایک اہم رسالہ ہے جس کی افادیت سے ہم انکار نہیں کر سکتے۔ ہماری دعا ہے کہ یہ رسالہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کرے۔

محمد ظاہر شاہ خان مروت

لکی مروت، صوبہ سرحد

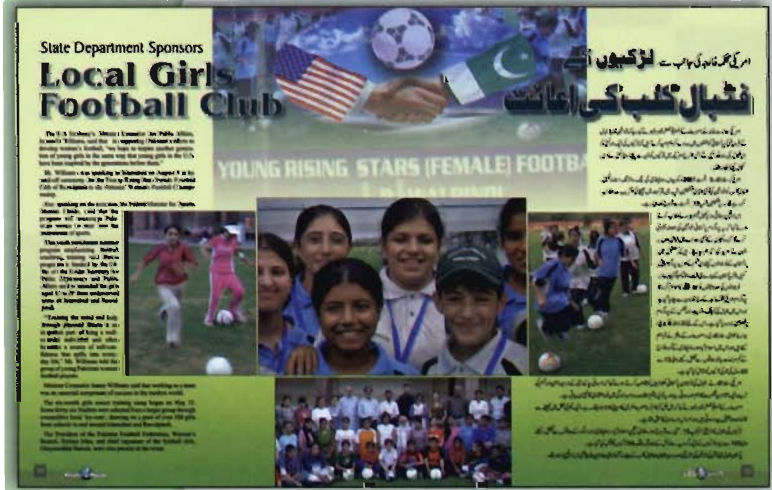

لنکن کارنر

میں کافی عرصہ سے ''خبرونظر'' کا قاری ہوں اور رسالہ کے اسٹاف کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ امریکہ ہر مشکل کی گھڑی میں پاکستان کی بھرپور مدد کر رہا ہے۔ آج کل امریکہ نے تعلیم کے حوالے سے پاکستان کے بیشتر تعلیمی اداروں میں ''لنکن کارنرز'' قائم کئے ہیں۔ کیونکہ بلوچستان دوسرے صوبوں کی بہ نسبت تعلیمی حوالے سے بہت پیچھے ہے، انگلش زبان سے ناواقفیت بہت زیادہ ہے، ہم امید کرتے ہیں کہ یہاں پر بھی لنکن کارنر قائم کیا جائے گا۔

علی گل پندرانی

اوستہ محمد، ضلع جعفر آباد، بلوچستان

پاک امریکہ تعلقات

ترقی اور امن کیلئے پائیدار عزم کے عکاس

این ڈبلیو پیٹرسن

پاکستان میں متعین امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن نے نئے پاکستانی سفارتکاروں سے کہا ہے کہ امریکہ اور پاکستان کے درمیان وسیع البنیاد تعلقات ترقی اور امن کیلئے طویل المدت عزم وارادہ کے سلسلہ کی عکاسی کرتے ہیں۔

امریکی سفیر نے 5 ستمبر 2007ء کو اسلام آباد میں فارن سروس اکیڈمی میں 'سفارت کاری کی انسانی جہت' کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم جمہوریت یا تعلیم یا معاشی ترقی کی یکبارگی واقعہ کے طور پر بات نہیں کر سکتے۔ یہ ایسے کام ہیں جو کچھ مدت کے بعد نتائج مرتب کرتے ہیں۔

سفیر پیٹرسن نے کہا کہ تمام قومیں اپنی خارجہ پالیسی اپنے قومی مفادات کو مدنظر رکھ کر تشکیل دیتی ہیں۔ ہمارے لئے امریکہ اور پاکستان کے مابین پائیدار تعلقات کا مطلب ہے دہشت گردی کے کم خطرات اور ایک مضبوط، جمہوری اور خوشحال پاکستان۔ مجھے یقین ہے کہ یہ تعلقات آپ کے ملک کیلئے مفید ثابت ہوں گے۔ زیادہ دوطرفہ تجارت، زیادہ امریکی سرمایہ کاری اور لوگوں کے مضبوط تر باہمی روابط۔ ان فوائد میں سے چند ایک ہیں جو گنوائے جا سکتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ترقی کا انحصار اچھی اور قابل احتساب حکمرانی اور ایسی معاشی حکمت عملیوں پر ہوتا ہے جو نجی شعبہ کی ترقی کی راہ ہموار کرتی ہیں۔ پاکستان نے ان شعبوں میں زبردست کوششیں کی ہیں۔ میں ہر موقع پر اپنے ہم وطن امریکیوں کو آپ کی اقتصادی ترقی کے بارے میں بتاتی ہوں کیونکہ پاکستان سے باہر ان حقائق کے بارے میں بہت کم کسی کو معلوم ہے۔

پاکستان کی اندرونی سیاست کے حوالے سے امریکی سفیر نے زور دے کر کہا کہ امریکہ آپ کے انتخابی عمل میں کسی مخصوص امیدواروں یا جماعتوں کی حمایت نہیں کرتا۔ ہم آزادانہ، منصفانہ اور شفاف انتخابات کی حمایت کرتے ہیں جو پاکستانی لوگوں کی پسند کے عکاس ہوں۔ امریکہ آپ کی حکومت، آپ کی سیاسی جماعتوں، سول سوسائٹی کی تنظیموں اور عام شہریوں کی بھی مدد کرنا چاہتا ہے تا کہ وہ ایک جمہوری اور خوشحال پاکستان کی تعمیر جاری رکھیں۔ امریکہ نے اپنی ذمہ داری کے طور پر اس خطہ میں دیرپا امن، استحکام اور ترقی کی بنیادوں کو مضبوط کرنے عزم کر رکھا ہے۔ یہ ایک ایسے اشتراک کی بنیاد ہے جس سے دونوں ملکوں کو فائدہ ہوگا۔

امریکی سفیر نے پاکستان کے انسانی وسائل میں امریکی سرمایہ کاری، بالخصوص وفاق کے زیرانتظام قبائلی علاقوں میں حکومت پاکستان کے ترقیاتی منصوبوں میں اعانت کے حوالے سے بھی اظہار خیال کیا۔ حکومت امریکہ نے فاٹا میں 750 ملین ڈالر مالیت کے پنج سالہ امدادی پروگرام پر عمل کر رہی ہے۔ اس پروگرام کے بنیادی شعبوں میں سے ایک تعلیم کو فروغ دینا ہے۔

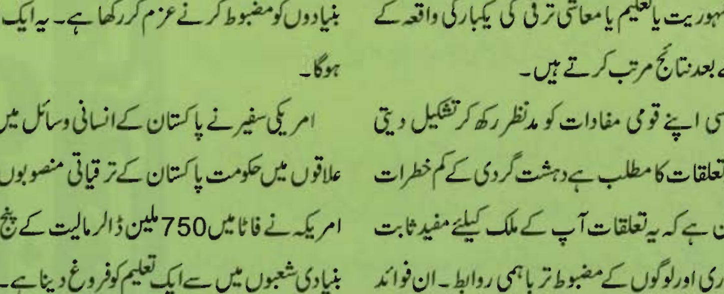

امریکی سفیر فارن سروس اکیڈمی میں اپنے خطاب کے بعد طالبعلموں سے گفتگو کر رہی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ فاٹا میں امریکہ کے تعاون سے تعلیمی پروگرام اس بات کی اچھی مثال ہے کہ کس طرح ہماری مشترکہ ترجیحات سے لوگوں کی زندگیوں پر اور اُن کے مستقبل پر براہ راست اثر پڑتا ہے۔ تعلیم تک زیادہ لوگوں کی رسائی اور مطالعہ کے جامع پروگرامز پاکستان کیلئے ایسی بنیاد تعمیر کریں گے، جس سے وہ عالمی معیشت میں مسابقت کی زیادہ صلاحیت کا حامل بن جائے گا۔ ہمیں یقین ہے کہ تعلیم کیلئے اعانت کے ذریعہ ہم غربت میں کمی لا سکتے ہیں اور نوجوانوں کو ایسے ذرائع دے سکتے ہیں جن سے وہ مفید شہری بن سکتے ہیں۔

مذھبی آزادی
امریکی زندگی کا خاصہ ھے

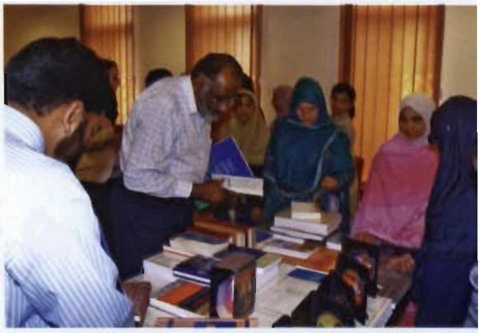

مذہبی آزادی ہمیشہ سے امریکی زندگی اور عمومی حکمت عملی کا خاصہ رہی ہے۔ ان خیالات کا اظہار امریکی سفارتخانہ کی وائس قونصل اینا چیمبرز نے 29 اگست کو بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد میں "امریکہ میں مذہبی آزادی" کے موضوع پر ایک لیکچر دیتے ہوئے کیا۔

انہوں نے کہا کہ اس کی بنیادی وجہ مذہبی آزادی کیلئے امریکی جذبہ ہے، کسی خاص مذہب کا فروغ نہیں ہے بلکہ یہ تیقن ہے کہ ہر انسان کو پیدائشی طور پر مذہبی حقانیت کی تلاش اور مذہب پر عمل پیرا ہونے کا ناقابل تنسیخ حق حاصل ہے۔

وائس قونصل چیمبرز نے کہا کہ امریکی معاشرہ اور امریکی عدالتوں نے خصوصاً 20 ویں صدی میں حقوق کے بل کی پہلی شق کی

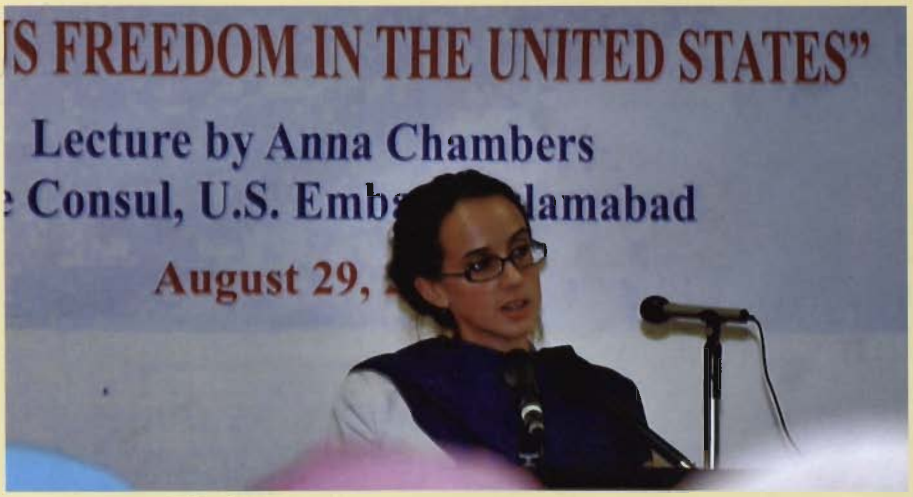

اس طرح تشریح کی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت کو مذہب کے معاملہ میں غیر جانبدارانہ کردار ادا کرنا چاہیے۔ اس صورت میں قانون یہ کہتا ہے کہ حکومت کو کسی شخص پر بھی مذہب مسلط کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

امریکی سفارتکار نے بین المذاہب بات چیت کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ مختلف مذہبی پس منظر سے تعلق رکھنے والے لوگ ایک دوسرے کے عقائد اور تہذیبی روایات کے بارے میں بہتر طور پر شعور و آگہی حاصل کر سکتے ہیں۔

مس چیمبرز نے کہا کہ امریکہ دنیا میں سب سے زیادہ مذہبی تنوع کا حامل ملک ہے اور امریکہ کا مذہبی منظر نامہ گزشتہ 30 برسوں میں انقلابی حد تک تبدیل ہو چکا ہے، لیکن ہم میں سے بیشتر لوگوں نے ابھی تک اس تبدیلی کی جہتیں اور وسعت کو دیکھنا شروع نہیں کیا۔

انہوں نے کہا کہ اب امریکہ کی بعض انتہائی پرانی آبادیوں میں مساجد اور گرجا گھر ساتھ ساتھ موجود ہیں۔

وائس قونصل اینا چیمبرز نے کہا کہ امریکہ میں مسلمان اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اسلام کے اصول اور امریکی شہری ہونے کی ذمہ داریاں مکمل طور پر ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہیں اور امریکہ میں مختلف مذاہب کے پیروکار اس تصور کو عزیز رکھتے ہیں کہ وہ بیک وقت امریکی اور عیسائی، امریکی اور یہودی، امریکی اور ہندو اور امریکی اور بدھ مت کے پیروکار ہو سکتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک میں آنے والا کوئی بھی تارکِ وطن بغیر کسی پابندی کے اپنے مذہب پر عمل کر سکتا ہے۔

اینا چیمبرز نے نشاندہی کی کہ یونیورسٹی اور ثانوی سطح پر طالب علم کو اپنے مذہبی عقائد پر مبنی گروہ بنانے کا خیر مقدم کیا جاتا ہے۔ امریکہ اور کینیڈا میں مسلم طالب علموں کی ایسوسی ایشنز پورے براعظم میں جامعات کی حدود میں مسلم سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں اور اُن میں اعانت بھی کرتی ہیں اور انہیں یہ حق بھی ہوتا ہے کہ وہ قومی اور بین الاقوامی سیاست کے حالات حاضرہ پر تبصرہ کر سکیں۔ حیلال ایک یہودی تنظیم ہے اور سینکڑوں تعلیمی اداروں میں موجود ہے اور امریکی اسکولوں میں یہودیوں کیلئے اس قسم کی سرگرمیوں کا انعقاد کرتی ہے۔ کیمپس کروسیڈ، انٹرورسٹی اور فیلوشپ آف کرسچن اتھلیٹس بھی ہمارے اسکولوں میں عیسائیوں کیلئے ایسے کام کرتی ہیں۔ ان تمام تنظیموں کا ہماری جامعات میں مذہبی سرگرمیوں کے انعقاد کے حق کا محفوظ ہے۔

قبل ازیں، امریکی سفارت خانہ کی شعبہ امور عامہ کی افسر الیزبتھ مے فیلڈ نے بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کو امریکی محکمہ خارجہ کی جانب سے مذہب کے بارے میں کتابوں کا تحفہ پیش کیا۔

سمجھوتہ پر دستخط کے موقع پر یو ایس ایڈ کی مشن ڈائریکٹر این آرنیز
اور سیکریٹری اقتصادی امور ڈویژن ایم اکرم ملک

امریکہ اور پاکستان کے مابین فاٹا کی ترقی کیلئے 750 ملین ڈالر کی امداد کے نئے سمجھوتہ پر دستخط

امریکہ اور پاکستان کے نمائندوں نے 30 ستمبر 2007ء کو ایک سمجھوتہ پر دستخط کئے ہیں جس کے تحت وفاق کے زیر اہتمام قبائلی علاقوں میں امریکی عوام کی جانب سے ترقیاتی امداد کی مد میں اگلے پانچ سالوں میں 750 ملین ڈالر کی گرانٹ فراہم کی جائے گی۔ اس سال امریکہ فاٹا کی ترقیاتی امداد کی مد میں 105 ملین ڈالر کی رقم مہیا کر رہا ہے۔

سمجھوتہ پر امریکی ادارہ برائے بین الاقوامی ترقی (یو ایس ایڈ) کی مشن ڈائریکٹر این آرنیز اور سیکریٹری اقتصادی امور ڈویژن ایم اکرم ملک نے دستخط کئے۔ اس موقع پر یو ایس ایڈ پاکستان کی مشن ڈائریکٹر این آرنیز نے کہا امریکی عوام کی جانب سے امریکی حکومت اس بات کی اہمیت سے آگاہ ہے کہ فاٹا کے لوگوں کو یہ وسائل جلد از جلد اور موثر طور پر فراہم کئے جائیں۔

انہوں نے کہا کہ یہ حکومت امریکہ کے اس طویل المدت عہد کا حصہ ہے کہ پاکستان کے اس اہم علاقہ کے لوگوں کی ترقیاتی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے حکومتِ پاکستان کی معاونت کی جائے۔

این آرنیز نے فاٹا کے لئے حکومتِ پاکستان کے پائیدار ترقیاتی منصوبہ کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے اپنی امدادی سرگرمیاں اس طرز پر تشکیل دی ہیں جو براہ راست اس منصوبہ میں معاون ثابت ہونگی اور ہم اس پر عمل درآمد کے لئے فاٹا کے حکام کے ساتھ مل کر کام کریں گے۔

اس سمجھوتہ کے ذریعہ فاٹا میں صلاحیت میں اضافہ، روزگار، زراعت، چھوٹے اور درمیانے درجہ کے کاروبار، صحت، تعلیم، اقتصادی ڈھانچہ کی ترقی کے لئے فنڈز فراہم کئے جائیں گے۔

اس ہفتہ کے اوائل میں امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن کہہ چکی ہیں کہ امریکہ، پاکستان کے لوگوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے اور آنے والے دنوں میں خدمات اور اداروں کی تعمیر کے لئے اہم وسائل بروئے کار لا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے اس منصوبہ سے قبائلی علاقوں میں صحت، تعلیم، بنیادی ڈھانچہ، زراعت، نظم و نسق اور اقتصادی حالات کو بہتر کرنے میں مدد ملے گی۔

پاک۔امریکہ تزویراتی بات

امریکی نائب وزیر خارجہ جان نیگروپونٹے کا مشترکہ پریس کانفرنس کے موقع پر بیان

امریکی نائب وزیر خارجہ جان نیگروپونٹے صدر جنرل پرویز مشرف سے ملاقات کرر ہے ہیں

مجھے دوبارہ پاکستان آکر انتہائی مسرت ہوئی ہے۔ آپ کا ملک امریکہ کا ایک قریبی دوست اور دیرینہ قابل اعتماد حلیف ہے۔ آج امریکہ پاک تزویراتی بات چیت کا دوسرا دور بہت مفید رہا۔ دونوں ملکوں کے درمیان جاری بات چیت ہمارے ملکوں کے درمیان وسیع بامعنی اور پائیدار دوطرفہ تعلقات کے عزم کی عکاس ہے۔

پاکستان اور پاکستانی لوگوں کے ساتھ ہمارے تعلقات بہت اہم ہیں۔ پاکستان امریکہ کا ایک مضبوط اتحادی رہا ہے، لیکن اب پہلے سے کہیں بڑھ کر پاکستان دنیا میں ایک اہم اور مرکزی ملک کی حیثیت رکھتا ہے۔ پاکستان ایک نہایت اہم خطہ میں ایک بڑا اور اعتدال پسند مسلم ملک ہے، جس کی آبادی بڑی متنوع ہے۔ یہ وسط ایشیا اور جنوبی ایشیا میں داخل ہونے کا راستہ اور گزرگاہ ہے۔ پاکستان

چیت

امریکی نائب وزیرخارجہ جان نیگروپونٹے وزیراعظم شوکت عزیز سے اسلام آباد میں ملاقات کررہے ہیں

کی مسلسل ترقی نہ صرف اس کے اپنے لوگوں کیلئے اہم ہے، بلکہ خطہ میں، امریکہ اور باقی دنیا میں استحکام کیلئے بھی ضروری ہے۔

ہم اسلامی دنیا میں پاکستانی قیادت کی جانب سے اعتدال پسندی اور استدلال پر مبنی آواز کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ آپ کا ملک دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ایک قابل قدر اتحادی ہے۔ امریکہ اس جدوجہد میں پاکستان کے لوگوں کی زبردست قربانیوں کا اعتراف کرتا ہے۔ ہم اُن پاکستانیوں کے ساتھ کھڑے ہیں جو (اس جنگ میں) زخمی ہوئے یا جن کے پیاروں نے جانیں قربان کیں اور ہمارے دلوں میں اُن لوگوں کیلئے خصوصی گوشہ ہے جنہوں نے نہ صرف پاکستانیوں بلکہ پوری دنیا کو دہشت گردی کی کارروائیوں سے محفوظ رکھنے کیلئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ ان چیلنجوں کا مقابلہ کرنے سے دہشت گردی اور انتہا پسندی کا مقابلہ کرنے کیلئے ہمارا مشترکہ عزم مزید مستحکم ہوتا ہے۔

انتہا پسندی کے خلاف پاکستان کی کوششیں ایک ریکارڈ کا درجہ رکھتی ہیں۔ ہم قبائلی علاقوں میں پاکستان کے ساتھ ایک نئی سہ جہتی حکمت عملی پر کام کرنے کا خیر مقدم کرتے ہیں اور اس کے منتظر ہیں۔ سلامتی کا فروغ، بات چیت اور ترقی یقیناً ایک تصوراتی حکمت عملی ہے۔ قبائلی علاقوں میں معاملات کو حل کرنے کیلئے یہ کلی حکمت عملی ایک جامع اور مثبت راہ ہے۔ امریکہ اس کو تسلیم کرتا ہے۔ ہم نے پاکستان کے منصوبہ میں اعانت کیلئے 750 ملین ڈالر دینے کا وعدہ کیا ہے۔

امریکہ پاکستانیوں کو اپنی قوم کی مختلف حوالوں سے تعمیر میں اشتراک کار جاری رکھے گا۔ پاکستانی لوگوں کے ساتھ ہمارا تعلق سلامتی اور انسدادِ دہشت گردی سے کہیں بڑھ کر ہے۔ ہمارے طویل مدت منصوبے، جیسا کہ یو ایس ایڈ کا 100 ملین ڈالر مالیت کا پنج سالہ تعلیمی امدادی منصوبہ ہے، پاکستان کو جمہوری اور اقتصادی طور پر ایک متحرک ملک بنانے کی اس کی اپنی کوششوں کو یقینی بنانے کیلئے ہیں۔ پاکستانی دیگر کئی شعبوں بشمول صحت عامہ، توانائی، ٹیکنالوجی اور جمہوریت کے حوالے سے اپنے ملک کو بہتر بنانے کیلئے مصروف عمل ہیں۔ ہماری جاری تزویراتی بات چیت اور پاکستان میں ہمارے طویل مدت امدادی پروگرام ہمارے دوطرفہ تعلقات کی دُوراندیشی، وسعت اور گہرائی کا مظہر ہیں۔

امریکہ افغانستان میں پاکستان کی امن واستحکام سے وابستگی کو سراہتا ہے اور اس کا مکمل ادراک بھی رکھتا ہے۔ حال ہی میں منعقد ہونے والے امن جرگہ کے نتائج شاندار رہے ہیں۔ ہم آپ کے ملک کے تعمیری کردار کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

ہمیں معلوم ہے کہ مستقبل میں کئی چیلنج درپیش ہیں، چاہے وہ دہشت گردی کے خلاف جنگ ہو، خواندگی میں اضافہ ہو یا معاشی خوشحالی کا فروغ ہو۔ آج ہم یہاں اپنے جاری تزویراتی بات چیت میں ان درپیش چیلنجوں سے نبرد آزما ہونے کیلئے آئے ہیں۔ پائیدار امن واستحکام اور ترقی کے حصول کا واحد راستہ حکمت عملی کے ساتھ غور وفکر اور باقاعدگی کے ساتھ بلا تکلف بات چیت کرنا ہے۔ اس پر عمل پیرا ہو کر امریکہ اور پاکستان اپنے وسیع البنیاد دوطرفہ تعلقات کا سرگرم اعادہ کرتے ہیں۔ ہم بات چیت کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔ ہم اس مکالمہ کو بڑھانے کیلئے مزید راہیں تلاش کریں گے۔

تاریخ کے اس نازک موڑ پر پاکستان کے پاس یہ موقع ہے کہ وہ ایک متحرک، اعتدال پسند، کامیاب اور جمہوری مسلم قوم کی حیثیت سے خود کو مضبوط بنائے۔ ہم تیار کھڑے ہیں آپ جب چاہیں ہمیں بلا سکتے ہیں۔

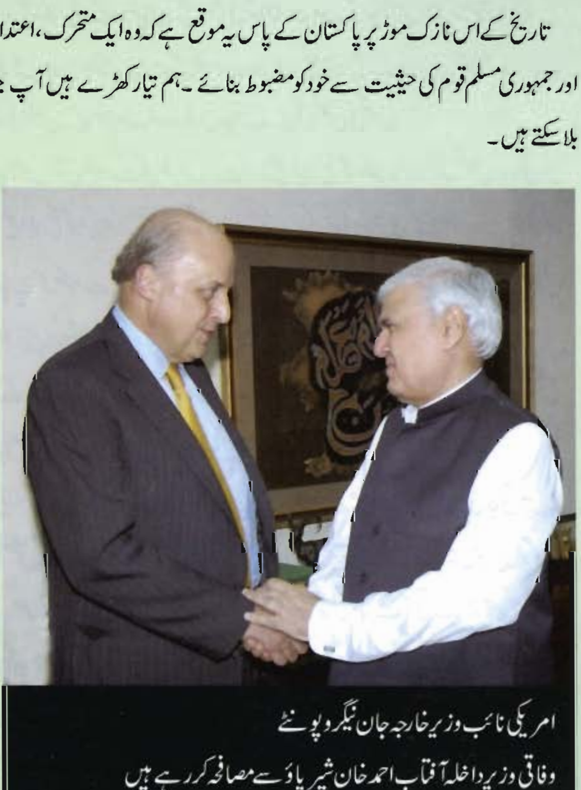

امریکی نائب وزیرخارجہ جان نیگروپونٹے
وفاقی وزیر داخلہ آفتاب احمد خان شیرپاؤ سے مصافحہ کررہے ہیں

آزاد اور ذمہ دار ذرائع ابلاغ

کے بارے میں الیزبتھ اوکولٹن کا اظہار خیال

آزاد اور ذمہ دار ذرائع ابلاغ، بہتر جمہوریت کیلئے نہایت ضروری ہیں ۔ اسلام آباد میں امریکی سفارتخانے کی پریس اتاشی، ابلاغ عامہ کی سابق پروفیسر اور ایمی ایوارڈ یافتہ صحافی الیزبتھ کولٹن نے 5 ستمبر کو ایک گھنٹہ دورانئے کی یو ایس انفو "ویب چیٹ" میں دنیا بھر سے سوالوں کے جواب دیتے ہوئے حکومت، ذرائع ابلاغ اور صحافت کے اچھے طریقوں پر اظہار خیال کیا۔اس کے اقتباسات درج ذیل ہیں:

سوال: کیا ترقی پذیر معاشروں میں صحافت کو زیادہ چیلنج درپیش ہیں؟(از بنگلہ دیش)

الیزبتھ کولٹن: صحافت کو تمام معاشروں میں چیلنجوں کا سامنا ہے، مختلف ملکوں میں مختلف انداز میں ۔ یہ بات اہم ہے کہ ایسے ترقی پذیر ملکوں میں، جہاں صحافت کی روایت نہیں ہے، پیشہ ورانہ امور میں نئے صحافیوں کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیئے ،انہیں ابتدا میں غیر جانبدارانہ، صحیح اور متوازن رپورٹنگ کے بہترین طریقے سکھائے جائیں اور ذرائع ابلاغ کے تمام شعبوں میں ان اوصاف کی حوصلہ افزائی کی جائے ۔

سوال: کیا آپ کے خیال میں بالخصوص دہشت گردی کے خلاف جنگ جیسی صورتحال میں ذرائع ابلاغ پر کنٹرول رکھنا ضروری ہوتا ہے ؟(از کراچی)

الیزبتھ کولٹن: ایک امریکی ہونے کی حیثیت میں، جو اپنے ملکی آئین میں اس پہلی ترمیم پر یقین رکھتی ہو کہ آزادی صحافت پر پابندی یا قدغن نہیں ہونی چاہیئے ، میرے خیال میں خبروں کے شعبے پر سرکاری کنٹرول نہیں ہونا چاہیئے ۔ اس کے ساتھ ساتھ صحافیوں کو بھی اپنے کام میں ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا چاہیئے ۔ مراد یہ ہے کہ انہیں معاملے کے ہر پہلو کی بے لاگ اور صحیح رپورٹنگ کرنی چاہیئے ۔ ہماری پہلی ترمیم کے ذریعے آزادیٔ صحافت کا تحفظ کیا گیا ہے، حالانکہ بہت سے لوگ ہمہ وقت اسے محدود کرنے میں لگے رہتے ہیں۔

سوال: حکومت اور ذرائع ابلاغ کے درمیان کیسے مثالی تعلقات ہونے چاہئیں؟(از موزمبیق)

الیزبتھ کولٹن: اس سلسلے میں میرا موقف یہ ہے کہ حکومت اور ذرائع ابلاغ کے درمیان تعلقات، ایک دوسرے کی ذمہ داریوں اور فرائض کے اعتراف اور دونوں جانب سے فرائض کی مکمل بجا آوری پر مبنی ہونے چاہئیں یعنی حکومت کی طرف سے ذرائع ابلاغ کو اطلاعات تک مکمل رسائی کی اجازت ہو اور حکومت ذرائع ابلاغ کو ایسا ادارہ تسلیم کرے جو معاشرے کی عمومی بہتری کیلئے حکومت پر نگاہ رکھ سکتا ہو۔ ذرائع ابلاغ کو چاہیئے کہ حکومت پر تنقیدی رویہ ہر وقت برقرار رکھے کیونکہ کم تنقید کی وجہ سے ذرائع ابلاغ کو تعلقات عامہ کا ادارہ یا پروپیگنڈے کا ذریعہ بنایا جا سکتا ہے۔

سوال: کیا آپ کے خیال میں صحافیوں کو مسلح تنازعات کی کوریج کیلئے بھیجنے سے زیادہ صحیح رپورٹنگ کی جا سکتی ہے یا اصل صورتحال واضح نہیں ہوتی ؟(از جرمنی)

الیزبتھ کولٹن: صحافیوں کو لڑائی کی صورتحال کی کوریج کیلئے بھیجنے کے بارے میں مختلف آراء پائی جاتی ہیں۔ جہاں تک میرے تجربے کا تعلق ہے، میرے خیال میں ایسی صورتحال کے ہر پہلو کے بارے میں خبریں لوگوں تک پہنچائی جانی چاہئیں ۔ صحافیوں کو ایسی کوریج پر بھیجنے سے منفرد صورتحال سامنے آتی ہے جو قارئین اور ناظرین کو پیش کرنے میں مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ اسی طرح میرے خیال میں رپورٹروں کیلئے ضروری ہے کہ وہ جنگ یا امن کی صورتحال کی ممکنہ طور پر جامع کوریج کریں اور ان کے اداروں کو چاہیئے کہ ایسی خبریں پوری وضاحت اور گہرائی کے ساتھ پیش کریں۔

سوال: باضابطہ سرکاری مواصلات کے مقابلے میں ذرائع ابلاغ کی کوریج اکثر تیز تر ہوتی ہے۔ بعض اوقات ذرائع ابلاغ کی خبروں سے پالیسی تشکیل پاتی ہے اور یہ رائے عامہ پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں اور ردعمل کے طور پر اس کا پالیسی پر اثر پڑتا ہے۔ ایسے حالات میں ذمہ داری کا مظاہرہ کرنے سے کیا مراد ہے؟(از جارجیا)

الیزبتھ کولٹن: انٹرنیٹ اور دیگر ذرائع کی بدولت ہماری دنیا کی رفتار بہت بڑھ گئی جس کے باعث رپورٹنگ بعض اوقات غیر ذمہ دارانہ صورت اختیار کر لیتی ہے ۔ تاہم ایک اچھا صحافی اپنی خبر کی دو تین بار پڑتال کرتا ہے اور اسے جاری کرنے سے پہلے کئی ذرائع سے اس کی تصدیق کرتا ہے۔ بلاشبہ اس کی وجہ سے بعض اوقات خبر کے اجراء میں کچھ دن لگ جاتے ہیں۔ اس سے بظاہر رپورٹر اور اس کے خبروں کے ادارے کو مایوسی بھی ہو سکتی ہے۔ بالآخر ذرائع سے مکمل تصدیق شدہ اور صحیح خبر قارئین اور ناظرین پر یہ ظاہر کرتی ہے کہ خبروں کا ادارہ ذمہ دار اور معتبر ہے جسے دیکھا پڑھا یا سنا جانا چاہیئے ۔

سوال: کیا صحافیوں کو معاوضے قبول کرنے چاہئیں؟(از نائجیریا)

الیزبتھ کولٹن: دنیا کے بہت سے ملکوں میں یہ ایک بڑا چیلنج ہے کہ صحافی اپنی کم تنخواہوں کی وجہ سے ذرائع سے معاوضے لیتے ہیں۔ صحافیوں کی یونینیں ہی واحد راستہ ہیں جو ذرائع ابلاغ کے مالکان پر بہتر تنخواہوں کیلئے دباؤ ڈال سکتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ رپورٹروں میں بھی یہ حوصلہ ہونا چاہیئے کہ وہ ذرائع کی طرف سے معاوضوں یا مراعات کی پیش کش کو ٹھکرا دیں۔

سوال: کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ آپ کے ملک میں ذرائع ابلاغ کو کون کون سے بڑے چیلنج درپیش ہیں؟(از اسلام آباد)

الیزبتھ کولٹن: میرے ملک میں فی الوقت ذرائع ابلاغ کو کئی چیلنج درپیش ہیں۔ ایک اہم چیلنج تمام مفادات سے بالاتر ہو کر زیادہ آزادی اور زیادہ ذمہ داری کیلئے کوششیں کرنا ہے۔ ایک اور چیلنج یہ ہے کہ خبر کی پڑتال اور اس کے صحیح ہونے کا یقین کئے بغیر اسے جاری کرنے کیلئے کسی دباؤ میں نہ آیا جائے۔ دنیا کے دیگر حصوں کی طرح امریکی صحافت کو بھی یہی چیلنج درپیش ہے۔ ذرائع ابلاغ کو درپیش ایک اور چیلنج صحافت کے اعلی پیشہ ورانہ اصولوں کو فروغ دینے کا عمل جاری رکھنا اور سکولوں اور کام کی جگہ پر تربیت دینا ہے۔ دنیا کے دوسرے حصوں کی طرح بہت سے رپورٹروں کو مفاد عامہ کیلئے راستبازی اپنانے، صحیح اور متوازن خبریں پیش کرنے اور سچائی کی تلاش کیلئے کوششیں کرنے جیسی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کی تربیت دیئے بغیر بڑے کام سپرد کر دیئے جاتے ہیں۔

سوال: پاکستانی ذرائع ابلاغ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے ؟(از کراچی)

الیزبتھ کولٹن: سب سے پہلے میں یہ کہوں گی کہ میں پاکستانی ذرائع ابلاغ کی بڑی مداح ہوں۔ میں روزانہ کم از کم نو انگریزی اخبارات کا مطالعہ کرتی ہوں اور کئی اردو اخبارات کا ترجمہ کراتی ہوں، ٹی وی دیکھتی ہوں اور ریڈیو سنتی ہوں۔ درحقیقت میں پاکستان میں اخبارات سمیت تمام ذرائع ابلاغ سے لطف اندوز ہوتی ہوں اور آزاد اور ذمہ دار ذرائع ابلاغ کی جانب بڑھنے کیلئے روزانہ کی جانے والی کوششوں کو سراہتی ہوں۔

لنکن ریڈنگ لاؤنج میں

عالمی یوم خواندگی کی تقریب

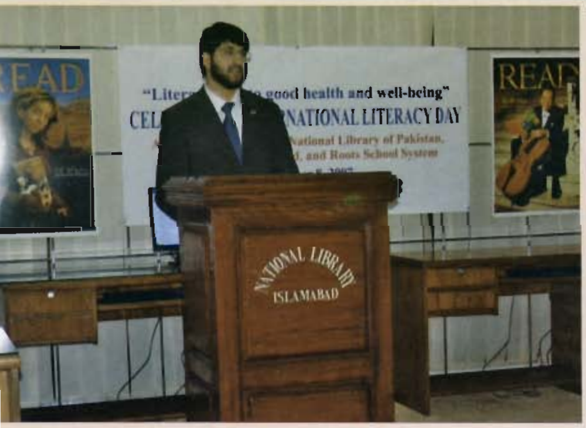

امریکی نائب قونصل ہرمزد جے کنگا نے کہا ہے کہ معاشرے اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتے جب تک کہ ان کا ہر فرد اس عمل میں شرکت نہ کرے اور اس شمولیت کے درست اثرات اُس وقت مرتب ہوتے ہیں جب افراد باخبر اور تعلیم یافتہ ہوں۔

وہ 8 ستمبر کو اسلام آباد میں نیشنل لائبریری آف پاکستان میں لنکن کارنر ریڈنگ لاؤنج میں عالمی یوم خواندگی کے موقع پر "خواندگی۔اچھی صحت اور خوشحالی کی کلید" کے موضوع پر اظہار خیال کر رہے تھے۔

امریکی سفارتکار نے شرکاء سے جن میں لائبریریز، والدین، اسکولوں کے طالب علم، سرکاری حکام اور ماہرین تعلیم شامل تھے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایک فرد کی شخصیت پر خواندگی اور تعلیم کا اثر واضح ہوتا ہے۔ یہ زندگی کے حالات کو بہتر بنانے، بہتر روزگار حاصل کرنے، معیار زندگی بہتر بنانے اور صحت کی اچھی سہولیات حاصل کرنے کو بہترین ذریعہ ہوتے ہیں۔

نیشنل لائبریری آف پاکستان کے ڈائریکٹر جنرل جناب محمد نذیر نے بھی اس موقع پر نیشنل لائبریری اور اس کی سہولیات کے بارے میں اظہار خیال کیا۔

امریکی سفارتخانہ کی شعبہ امور عامہ کی قونصلر کے ویب مے فیلڈ نے اس موقع پر خواندگی کی اہمیت اور تعلیم کے شعبہ میں پاک امریکہ تعاون پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ خواندگی کو انسان کا بنیادی حق تسلیم کیا گیا ہے جس کے تمام انسان حقدار ہیں۔

جناب ہرمزد جے کنگا نے تعلیم اور خواندگی کے فروغ میں کتب خانوں کے کردار کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ لائبریریاں ہماری روزمرہ کی زندگی اور جو کچھ ہمارے اردگرد وقوع پذیر ہو رہا ہوتا ہے ان کے بارے میں غور و فکر کرنے کا مقام ہوتی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ انہیں یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ پاکستانی لوگ کتب خانوں میں دلچسپی لیتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں لائبریری کانفرنس منعقد ہوئی ہیں جن میں یہ بتایا گیا ہے کہ لوگ بچوں کی لائبریریوں کی خصوصاً یہاں دارالحکومت میں ضرورت شدت سے محسوس کر رہے ہیں۔ یہ عمر بھر کی خواندگی اور معاشرہ میں شمولیت کے فروغ کا حیران کن ذریعہ ہوتی ہیں۔

نائب قونصل کنگا نے امریکی اور پاکستانی معاشروں کی کامیابی کیلئے خواندگی کو ناگزیر قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ کامیاب ترین معاشرے وہ ہوتے ہیں جہاں آبادی کے تمام لوگ شرکت کرتے ہیں۔

اس موقع پر امریکی سفارتخانہ کے انفارمیشن ریسورس سینٹر کے عملہ نے شرکاء کے سامنے خواندگی کے آن لائن ماخذ کے بارے میں عملی مظاہرہ کیا۔ تقریب میں روٹس اسکول سسٹم کے طالبعلموں نے یوم خواندگی کی مناسبت سے مختلف نغمے اور تقاریر پیش کیں۔

پاکستان ابھرتے ہوئے ایشیا کا

امریکی خارجہ پالیسی کے ماہر والٹر رسل میڈ سے ایک گفتگو

مسٹر رسل میڈ واشنگٹن ڈی سی میں خارجہ تعلقات کی کونسل کے ہنری کسنجر سینیئر فیلو ہیں۔ وہ امریکی خارجہ پالیسی کے ماہر کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔ حال ہی میں انھوں نے اسلام آباد، لاہور، پشاور اور کراچی کا دورہ کیا، جہاں انھوں نے مختلف گروپوں سے بات چیت کی، دانشوروں اور صحافیوں سے ملاقاتیں کیں اور یونیورسٹیوں میں لیکچر دیئے۔ انھوں نے ''خبرونظر'' سے پالیسی سازی میں مذہب کے کردار، پاک امریکہ تعلقات اور قائداعظم محمد علی جناح بطور مثالی شخصیت پر گفتگو کی۔ ان کے انٹرویو کے اقتباسات پیش خدمت ہیں۔

خارجہ پالیسی کی تشکیل میں مذہب کا کردار کتنا اہم ہے؟

یہ ایک مشکل سوال ہے، خصوصاً امریکہ کے معاملے میں، کیونکہ امریکہ عظیم مذہبی اور سیاسی تنوع رکھنے والا ملک ہے۔ رائے عامہ کا جائزہ لیں تو تقریباً 90 فیصد امریکی بتائیں گے کہ وہ عیسائی ہیں۔ باقی لوگ یہودیوں، مسلمانوں، بودھوں اور چھوٹے مذہبی گروپوں میں تقسیم ہیں۔ ایسے لوگ بھی ہیں، جو کسی مذہب سے تعلق نہیں رکھتے۔ عیسائی اکثریتی آبادی بھی آگے تقسیم ہو جاتی ہے۔ تقریباً 25 فیصد رومن کیتھولک ہیں۔ پروٹسٹنٹ لوگوں میں کئی فرقوں کے لوگ شامل ہیں، جن کی اپنی اپنی روایات اور سیاسی نظریات ہیں۔ لہٰذا یہ کہنا چاہئے کہ امریکہ میں کوئی واحد ایسا مذہبی نقطہ نظر نہیں ہے، جسے خارجہ پالیسی کی تشکیل میں غلبہ حاصل ہو۔ ہوتا یوں ہے کہ امریکہ میں مختلف مذہبی گروپ ایسے اتحاد قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جو ان کے مشترکہ خیالات پر مبنی ہوتے ہیں۔ یہ عموماً بنیادی خیالات اور نظریات ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر ملکی سیاست میں اسقاط حمل کی مخالفت کرنے والوں میں کئی کیتھولک بھی شامل ہیں اور پروٹسٹنٹ بھی۔ لیکن یہ کوئی مذہبی تحریک نہیں، سیاسی تحریک ہے اور اس کا نصب العین اخلاقی ہے۔

خارجہ پالیسی میں آپ دیکھتے ہیں کہ بہت سے مذہبی لوگ افریقہ کی زیادہ مدد کرنے پر زور دے رہے ہیں، خصوصاً ایچ آئی وی/ایڈز کی روک تھام کے لئے۔ کئی لوگوں کے نزدیک یہ مذہبی تصور کہ غریبوں کی مدد کرنا چاہئے، سیاسی فعالیت میں بڑا اہم کردار ادا کرتا ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ کیا یہ مذہب ہے؟ کیونکہ بہت سے ایسے لوگ بھی غریبوں سے ہمدردی کرتے ہیں، جو مذہبی خیالات نہیں رکھتے۔

2007 پاکستان کی آزادی کی 60 ویں سالگرہ کے علاوہ پاکستان اور امریکہ کے تعلقات کی 60 ویں سالگرہ کا سال بھی ہے۔ آپ دونوں ملکوں کے تعلقات کے مستقبل کو کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

میں اس وقت یہ پیش گوئی کر سکتا ہوں کہ اگلے ساٹھ سال، دوطرفہ تعلقات کے لحاظ سے زیادہ مثبت ہوں گے۔ گزشتہ ساٹھ سال میں ہمارے تعلقات میں بہت اچھے

یک ستون ہے

لمحات آئے ہیں، تاہم سرد جنگ کے دور میں جنوبی ایشیا، امریکی پالیسی کا زیادہ مرکز ومحور نہیں تھا۔ البتہ افغانستان پر سوویت حملے کے بعد یکدم پاکستان کو امریکہ خارجہ پالیسی میں اہمیت مل گئی۔ مستقبل میں مشرق وسطیٰ اور ایشیا کا خطہ، امریکی خارجہ پالیسی کے لئے ماضی کے مقابلے میں زیادہ اہم ہوگا، البتہ یورپ کو کم اہمیت ملے گی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ امریکہ پاکستان کو پہلے کے مقابلے میں زیادہ اہمیت دے گا۔ ممکن ہے بعض اوقات ایسا ہو کہ امریکی کانگریس کوئی ایسا قانون پاس کر دے، جو پاکستان کو پسند نہ ہو۔ جب آپ کسی ملک کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ آپ ہمیشہ اسے اولیت دیتے ہیں، لیکن یہ درست ہے کہ امریکہ اب پاکستان کے ساتھ اپنے تعلقات کو طویل المیعاد بنیاد پر اہمیت دے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تعلقات زیادہ مستحکم نوعیت کے ہوں گے، گو کہ ہمارے درمیان اختلافات بھی پیدا ہوتے رہیں گے، کیونکہ دونوں ملکوں کے خیالات میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

کیا آپ سمجھتے ہیں کہ جنوبی ایشیا، وسطی ایشیا اور خلیج کے سنگم پر واقع ہونے کی وجہ سے پاکستان کا محل وقوع اس کو اہمیت دیتا ہے؟

امریکہ کے نقطۂ نظر سے میں پاکستان کو دو لحاظ سے اہم سمجھتا ہوں۔ ایک مستحکم اور خوشحال علاقے کے طور پر ابھرتے ہوئے ایشیا میں پاکستان کا کردار کلیدی نوعیت کا ہے۔ یہ ایشیا کے اہم ترین ملکوں میں شامل ہے اور بڑے اہم علاقے میں واقع ہے۔ پاکستان ابھرتے ہوئے ایشیا کا ایک ستون ہے۔

دوسرے پاکستان کی اہمیت اس لحاظ سے اور بھی زیادہ ہے کہ اسے دنیائے اسلام میں ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ انڈونیشیا کے بعد پاکستان آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا اسلامی ملک ہے۔ پاکستان کا اسلامی تاریخ میں بھی اہم مقام ہے، کیونکہ یہ عرب دنیا، جہاں اسلام کا ظہور ہوا، اور مسلمانوں کی اکثریت کے درمیان، جو عرب دنیا سے باہر رہتی ہے، ایک پُل کی حیثیت رکھتا ہے۔

مسٹر جناح کا جہاں تک تعلق ہے، وہ نہ صرف پاکستان بلکہ عالمی سطح پر مسلمانوں کے لئے ایک مثالی شخصیت کی حیثیت رکھتے ہیں، کیونکہ ان سے بہتر ایسی کوئی شخصیت نہیں تھی، جو اپنے وقت کے عالمی نظام کو یا برطانوی قانون کو زیادہ بہتر طور پر سمجھتی ہو۔ اس لحاظ سے وہ جدید دنیا کے ایک قابل انسان تھے، لیکن انھوں نے اپنی ثقافت، اپنی تاریخ اور اپنے لوگوں سے رشتہ نہیں توڑا۔ جناح کی شخصیت آج کے مسلمانوں کے لئے بھی بہت اہم نمونے کی حیثیت رکھتی ہے، کیونکہ دنیا کا ہر نوجوان سوال کرتا ہے کہ'' میں عالمی معاشرے میں کس طرح شریک ہو سکتا ہوں اور عالمی اقدار اختیار کر سکتا ہوں، میں اپنا تشخص اور اپنی اقدار کھوئے بغیر یہ پُل کیسے عبور کر سکتا ہوں؟'' مسٹر جناح نے اس خلیج کو پاٹا اور میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کے بارے میں ان کا تصور یہ تھا کہ پاکستان دنیا کے لئے ایک پُل کا کام دے گا۔ اگر پاکستان ان کا یہ تصور پورا کر دے تو پھر دنیا میں پاکستان ثقافتی، سیاسی اور تاریخی طور پر غیر معمولی اہمیت اختیار کر سکتا ہے۔

خارجہ پالیسی کی تشکیل میں تھنک ٹینک کیا کردار ادا کرتے ہیں؟

ہم اتنے اہم نہیں، جتنے ہماری خواہش ہے کہ ہم اہم ہوتے۔ بعض اوقات ہم خارجہ تعلقات کی کونسل میں اس بات پر شکوہ کرتے ہیں کہ سیاستدان ہماری بات نہیں سنتے۔

لیکن بعض اوقات وہ آپ کی بات سنتے بھی تو ہیں؟

ہاں، بعض اوقات وہ ہمیں اہمیت دیتے ہیں۔ میں خارجہ تعلقات کی کونسل کا حوالہ دوں گا۔ ہمارا ایک اصول ہے کہ ہم حکومت سے پیسے نہیں لیتے۔ اس لئے ہم حکومت امریکہ کی طرف سے ملنے والی رقم سے انکار کر دیتے ہیں۔ ہم اپنے اخراجات، ممبران کے عطیات سے پورا کرتے ہیں۔ ہم اس مقصد کے لئے مختلف فاؤنڈیشنوں سے رابطہ کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے ہمیں آزاد اور غیر جانبدار سمجھا جاتا ہے، اور ہم جو بات کرتے ہیں، لوگ اسے اہمیت دیتے ہیں۔ لیکن پھر میں کہوں گا، لوگ ہمیشہ اس طرح کام نہیں کرتے، جس طرح ہماری خواہش ہوتی ہے۔

آپ کے قارئین کی دلچسپی کے لئے میں اپنے ادارے کی ویب سائٹ بھی بتا دوں:
www.cfr.org

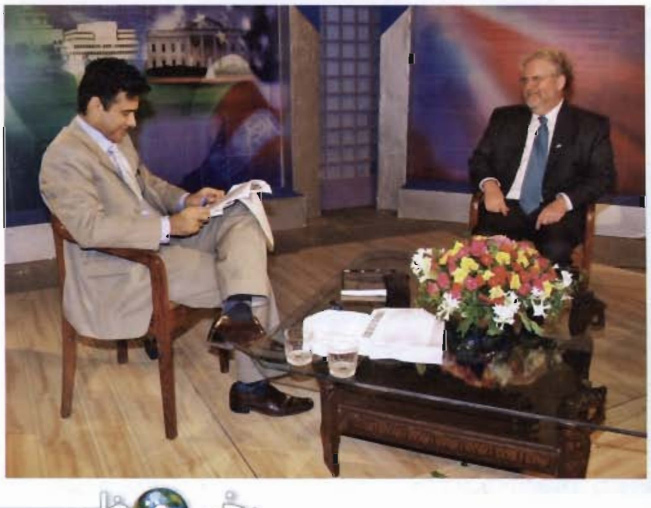

فیصل آباد میں

تصویری نمائش اور امریکی فلمی میلہ کا افتتاح

امریکی قونصل خانہ کی شعبہ امور عامہ کی افسر کیتھلین اِیگن نے کہا ہے کہ فیصل آباد میں امریکی ثقافت کی نمائش ایک خوش آئند امر ہے۔ اِن خیالات کا اظہار انہوں نے 21 ِاگست 2007 ءکو صنعتی شہر فیصل آباد میں ایک تصویری نمائش اور امریکی فلمی میلہ کا افتتاح کرتے ہوئے کیا۔

امریکی سفارتکار نے فیصل آباد آرٹس کونسل میں جہاں اس فلمی میلہ "ہالی ووڈ کی نظر میں راج" کا انعقاد کیا جارہا ہے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اب جبکہ پاکستان اپنی 60 ویں سالگرہ منا رہا ہے اور مستقبل کی جانب دیکھ رہا ہے، امریکی کلاسیکی فلموں کو دیکھنا دلچسپی سے خالی نہیں ہے، جس میں جنوبی ایشیا میں نوآبادیاتی دور کی عکاسی کی گئی ہے۔

قبل ازیں فیصل آباد آرٹ گیلری میں ایک نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے کیتھلین اِیگن نے کہا کہ نمائش میں پیش کی گئی تصاویر عصر حاضر کے امریکی آرٹ کی زبردست تخیلاتی وسعت کی عکاس ہیں۔ اس نمائش میں جس کا عنوان "Art on the Edge" ہے، 17 نئے امریکی فنکاروں کی تصاویر رکھی گئی ہیں اور اس میں مختلف میڈیم، انداز، روایات اور تیکنیک کا استعمال کیا گیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ جو لوگ ان تصاویر کو دیکھیں گے امریکی قوم کی بنیادی اقدار یعنی اختراع، تنوع، آزادی، انفرادیت پسندی، مسابقت کے قابل خوبصورتی کو محسوس کریں گے جو لفظوں کے بیان سے ماوراہیں۔

میلے میں جن فلموں کی نمائش کی جارہی ہیں ان میں "The Man Who Would be King"، "Gunga Din"، "The Rains Came"، "Kim" اور "Wee Willie Winkie." شامل ہیں۔ یہ دونوں پروگرام 23 ِاگست 2007ء تک جاری رہیں گے۔

کیتھلین اِیگن نے فیصل آباد کے دورہ کے دوران گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کے شعبہ ابلاغ عامہ میں بھی اظہار خیال کیا۔

یوایس ایڈ کی اعانت سے

سیکنڈری اسکول امتحان میں کامیابی حاصل کرنے والوں کیلئے ایوارڈز

آغا خان یونیورسٹی امتحانی بورڈ نے اپنے پہلے سیکنڈری اسکول سرٹیفکیٹ امتحانات میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے امیدواروں میں 13 ستمبر 2007ء کو آغا خان یونیورسٹی آڈیٹوریم میں انعامات تقسیم کیئے۔ یہ پروگرام امریکی ادارہ برائے بین الاقوامی ترقی (یوایس ایڈ) کی مالی معاونت سے چلایا جارہا ہے۔

کراچی میں امریکی قونصل جنرل کے ایل اینسکی نے اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ امتحانات کسی بھی تعلیمی نظام میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یوایس ایڈ پاکستان میں امتحانی طریق کار کو جو بلا سمجھے یاد کرنے پر مبنی ہے تخلیقی سوچ میں تبدیل کرنے میں مدد دینے کیلئے آغا خان یونیورسٹی امتحانات بورڈ کی اعانت کر رہا ہے۔

تقریب میں سینیٹر روشن باروچے اور آغا خان یونیورسٹی کے صدر فیروز رسول نے بھی شرکت کی۔

مئی 2007ء میں ہونے والے سیکنڈری اسکول سرٹیفکیٹ امتحانات کے کمپوزیٹ امتحانات میں 60 اسکولوں کے 1,784 امیدواروں نے حصہ لیا، جن میں سے 78 فیصد طالبعلموں نے کامیابی حاصل کی۔

2003ء میں امریکی ادارہ برائے بین الاقوامی ترقی (یوایس ایڈ) کی 45 لاکھ ڈالر مالیت امداد سے آغا خان یونیورسٹی امتحانی بورڈ نے رٹے پر مبنی پرانے طریقہ کار کے برعکس تخلیقی سوچ پر مبنی ایک متبادل ماڈل نظام متعارف کرایا ہے۔

اس منصوبہ کیلئے اعانت حکومت امریکہ کی جانب سے پاکستان کو یوایس ایڈ کے ذریعہ پانچ برسوں کے دوران دی جانے والی ڈیڑھ ارب ڈالر کی امداد کا حصہ ہے۔ جس کے تحت تعلیم، صحت، اقتصادی ترقی، نظم ونسق اور زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں تعمیر نو میں اعانت کی جائے گی۔

امریکہ میں خواتین،

بزنس کے ذریعے پالیسی سازی اور معیشت میں

نمایاں کردار ادا کر رہی ہیں

تحریر: لبنیٰ فاروق

میں نے حال ہی میں انٹرنیشنل وزٹر لیڈرشپ پروگرام میں شرکت کی، جس کا موضوع تھا، ''خواتین ، بزنس اور معیشت کے لیڈر کی حیثیت سے''۔ میرے گروپ میں شامل خواتین میں سے چار کا تعلق پاکستان سے، دو کا ہندوستان سے اور باقی کا بنگلہ دیش، نیپال اور بھوٹان سے تھا۔ جنوبی ایشیا سے تعلق رکھنے والے ہم مجموعی طور پر گیارہ لوگ تھے اور ہم سب کا بزنس کے بارے میں مختلف پس منظر تھا۔ ہمارا گروپ بڑا شاندار ثابت ہوا۔ ہم سب میں فوراً دوستی ہوگئی، ہم نے ایک دوسرے سے کافی معلومات حاصل کیں، اکٹھے سفر کیا، کئی لوگوں سے ملاقاتیں کیں اور خوب تفریح کی۔

واشنگٹن ڈی سی کے پروگرام کا سب سے دلچسپ حصہ، شمالی ورجینیا کے ویمن بزنس سنٹر کے ساتھ نیٹ ورکنگ ناشتہ تھا۔ اس کے علاوہ امریکن یونیورسٹی کیمپس کا دورہ بھی ہمارے پروگرام کا حصہ تھا۔ ہمیں بہت سی تجارتی تنظیموں کے بارے میں معلومات حاصل ہوئیں، جن میں نیشنل ویمن بزنس کونسل، نیشنل ایسوسی ایشن آف ویمن بزنس اونرز اور سمال بزنس ایڈمنسٹریشن جیسی تنظیمیں شامل ہیں۔ ان تنظیموں کے بارے میں معلوم ہوا کہ یہ تنظیمیں خواتین اور اقلیتوں کے بزنس اور حقوق کے تحفظ کے لئے کیا کردار ادا کر رہی ہیں، بین الاقوامی تجارت، پالیسی سازی اور قانون سازی کے لئے کیا کام کر رہی ہیں، اور کس طرح اس مقصد کے لئے لابنگ کرتی ہیں، عوام میں شعور پیدا کرتی ہیں اور ان کے مساوی حقوق کے لئے کام کرتی ہیں اور اس طرح عالمی اقتصادی، سماجی اور سیاسی نظام میں انھیں اپنا کردار ادا کرنے میں مدد دیتی ہیں۔

ہمیں اس بارے میں بھی حیران کن اور حوصلہ افزا معلومات ملیں کہ خواتین تحریکیں کس طرح شروع ہوئیں، انھوں نے مختصر عرصہ میں کس طرح اس قدر کامیابی حاصل کی، انھوں نے کس طرح طویل منزلیں طے کیں، کس طرح ایسوسی ایشنوں اور این جی اوز کا ایک وسیع نیٹ ورک قائم کیا، وہ ایک دوسرے کی مدد کرنے، اپنے کاروبار کو فروغ دینے اور ایسی پالیسیوں اور قوانین کی تیاری میں اپنی آواز شامل کرنے میں کس طرح کامیاب ہوئی ہیں، جو ان سے تعلق رکھتی ہیں۔ جب ہم وہاں کی خواتین کے حالات اور مواقع کا مقابلہ اپنے معاشروں سے کرتے تھے تو بڑا دکھ ہوتا تھا کہ ہم ابھی کتنے پیچھے ہیں۔ نامعلوم ہمارے معاشروں کو مساوی مواقع، آزادی اظہار اور آزادی تحریر کی نعمتیں کب میسر ہوں گی۔

لاس اینجلس کے ہمارے دورے کا دلچسپ پہلو ایک غیر تجارتی تنظیم ویمن ان انٹرنیشنل ٹریڈ کی صدر سے ملاقات تھی۔ یہ تنظیم تجارتی پالیسی، قانون سازی اور تجارت سے متعلق دوسرے امور کے لئے کام کرتی ہے۔ امریکن فنانس ہاؤس کے ہمارے دورے سے ہمیں امریکہ میں شریعت کے مطابق بنکاری اور سرمایہ کاری اور ساؤتھ ایشین نیٹ ورک کے بارے میں جاننے کا موقع ملا اور یہ پتہ چلا کہ یہ ادارے جنوبی ایشیائی برادریوں کو با اختیار بنانے کے لئے کس طرح عمل انگیز ثابت ہو رہے ہیں۔ ہم نے پاساڈینا

انٹر پرائز سنٹر کا بھی دورہ کیا، جہاں ہمیں چھوٹے کاروبار کو ترقی دینے کے بارے میں معلومات حاصل ہوئیں۔ہم نے یونیورسل اسٹوڈیوز کی بھی سیر کی، جو لاس اینجلس کے ہمارے دورے کا اہم حصہ تھا۔ وہاں گھر جیسے ماحول میں ہماری میزبانی کی گئی۔

آسٹن، ٹیکساس میں ہمیں ٹامارا چیپ مین سے ملاقات کا موقع ملا، جو نظر کی کمزوری کے باوجود بڑی کامیابی سے اپنا کاروبار چلا رہی تھیں۔انھوں نے بینائی سے محروم بے شمار لوگوں کو روزگار دلایا ہے، تربیت دی ہے اور سرپرستی کی ہے۔ان خدمات پر انھیں 2006 کا Entrepreneurship کا ایوارڈ مل چکا ہے۔ٹیکساس ویمن چیمبر آف کامرس میں ہمارا ظہرانہ بھی ایک شاندار تجربہ ثابت ہوا۔ہم آئی میکس تھیٹر بھی گئے، جہاں ہم نے 3D فلم ہیری پاٹر iii دیکھی۔لگتا تھا ہم کسی دوسری دنیا میں جا پہنچے ہیں۔

مین میں ہمارے دورے میں آگسٹا میں کیپیٹل ہل بلڈنگ کی سیر شامل تھی، جہاں ہم نے ایوان نمائندگان دیکھا۔جب ہم اسٹیٹ گورنر کے دفتر کے پاس پہنچے تو گورنر خود باہر آ کر ہمیں ملے۔گورنر سے ملاقات ہمارے پروگرام کا حصہ نہیں تھا، اس لئے ہمارے لئے یہ بڑے اعزاز کی بات تھی۔حکمرانوں تک رسائی، جمہوریت کا ایک بنیادی اصول ہے۔بعد میں ہمیں اپنے دورے کے دوران معلوم ہوا کہ ایک منتخب نمائندہ پیشے کے لحاظ سے جمعدار ہے۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ کتنے فراخ دل ہیں!!! مین کمیونٹی کالج کا ہمارا دورہ بہت دلچسپ رہا، جہاں ہم نے دیکھا کہ علم اور صنعت کا آپس میں کس طرح تعلق جوڑا گیا ہے اور کس طرح وہ ایک دوسرے کے لئے معاون ثابت ہو رہے ہیں۔

نیویارک کا ہمارا دورہ، شہر کی وسعت اور تنوع کے مقابلے میں بہت مختصر تھا۔نیویارک کو ایسا شہر کہا جاتا ہے، ''جو کبھی سوتا نہیں''۔اگر ہم اپنے قیام کے تینوں ہفتے نیویارک کے لئے وقف کر دیتے، تب بھی پورے شہر کی سیر ممکن نہیں تھی۔ہم نے بہر حال ٹائم اسکوائر کی سیر کی اور براڈوے کا ایک شو دیکھا۔لیکن نیویارک کے ثقافتی تنوع اور رنگا رنگی کے لحاظ سے یہ محض سمندر میں ایک قطرے کی حیثیت رکھتا تھا۔نیویارک کے دورے کی خاص بات مسز نینسی بیری سے ہماری ملاقات تھی، جو سولہ سال سے ویمن ورلڈ بنک کی صدر اور چیف ایگزیکٹو آفیسر ہیں۔وہ ہارورڈ بزنس اسکول کی مشیر بھی ہیں، کئی ایوارڈز حاصل کر چکی ہیں اور یو ایس نیوز اور ورلڈ رپورٹ میں انھیں امریکہ کے بیس بہترین لیڈروں میں شامل کیا گیا ہے۔

ہمارے گروپ میں شامل خواتین نے پورے پروگرام کے دوران اپنی اپنی ثقافت اور لوگوں کے بارے میں کتابیں اور پمفلٹ تقسیم کئے اور اپنے ملکوں کی طرف سے چھوٹے روائتی یادگار تحفے بھی دیئے۔اب ہمارا دورہ اختتام کو پہنچ رہا تھا اور ہمیں رہ رہ کر خیال آتا تھا کہ امریکی عورت نے معاشرے میں جو عظیم مقام حاصل کر رکھا ہے اور وہ جو کارنامے انجام دے رہی ہے، ہم اس مقام تک کب اور کیسے پہنچیں گے۔

میں نے اس قیمتی پروگرام سے بہت کچھ سیکھا ہے اور تجربے سے مالا مال ہو کر واپس آئی ہوں۔مجھے نئے نظریات اور خیالات جاننے اور امریکی لوگوں، ان کے کلچر اور طرز حکومت کو سمجھنے کا موقع ملا ہے۔مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ انفرادیت کی روح اور خوشی کا حصول کیا ہے، آزادی اظہار، قانون کی بالادستی انسانی حقوق کا احترام کیا ہے؟ فیصلہ سازی کے عمل میں مرکزیت کا خاتمہ کیوں ضروری ہے، سول سوسائٹی، ایسوی ایشنیں اور این جی اوز کیا کردار ادا کر رہی ہیں اور پالیسی سازی کے سلسلے میں نجی شعبہ سرکاری شعبے کے لئے کیا کردار ادا کر رہا ہے؟ ہم نے اس بات کا مشاہدہ کیا کہ امریکہ کا نجی شعبہ ایک ڈرائیور کی حیثیت رکھتا ہے، جبکہ سرکاری شعبہ قوم کے اسٹیرنگ وہیل کی حیثیت رکھتا ہے۔

امریکہ میں خواتین، اقلیتوں اور دوسرے پسماندہ طبقوں کو بااختیار بنانا، محض کاغذی قوانین کا نام نہیں، بلکہ یہ رویوں اور اقدار کا نام ہے، جنھیں ان قوانین کے ذریعے تقویت پہنچائی گئی ہے۔سب سے دلچسپ حقیقت یہ دیکھنے میں آئی کہ معیشت کی تشکیل میں خواتین کا کردار بہت نمایاں ہے، جہاں چالیس فیصد چھوٹی اور درمیانی صنعتوں کی مالک خواتین ہیں۔یہ چھوٹی صنعتیں کسی بھی معاشرے کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں۔اس کے باعث مستقبل کی پالیسیوں، طرز حکمرانی اور معیشت پر دوررس اثرات مرتب ہونے کی توقع ہے۔یہ سب کچھ امریکی خواتین اور امریکہ کے روشن مستقبل کی علامت ہے۔یہ سب کچھ اس وجہ سے ممکن ہے کہ امریکہ، خواتین کی قدر و منزلت سے آگاہ ہے اور ان کا احترام کرتا ہے، کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ--------خواتین ہی مستقبل ہیں۔

امریکی ادارہ برائے تجارت وترقی کی جانب سے

کوئلہ کی کان کنی اور بجلی کی پیداوار کے

مشترکہ منصوبہ کیلئے گرانٹ

امریکی ادارہ برائے تجارت وترقی (USTDA) نے امریکہ پاک تزویراتی مکالمہ کے تحت پاکستان میں بجلی کی زبردست کمی کو پورا کرنے اور توانائی کے تحفظ کے فروغ کیلئے حبیب اللہ انرجی لمیٹڈ (HEL) کو810,000 ڈالر کی گرانٹ فراہم کی ہے۔

اس گرانٹ کے ذریعہ 150 میگاواٹ کے ایک مجوزہ بجلی گھر کی ابتدائی سرمایہ کاری کے تجزیہ کیلئے جزوی طور پر فنڈ فراہم کئے جائیں گے اور اس کے ساتھ ساتھ پاکستان میں لاکھڑا کوئلہ کان سے بجلی گھر کیلئے کوئلے کی فراہمی کو یقینی بنانے کا تفصیلی منصوبہ تیار کیا جائے گا۔

گرانٹ کی دستاویز پر 12 ستمبر کو آرلنگٹن، ورجینیا میں امریکی ادارہ برائے تجارت وترقی کے قائم مقام ڈائریکٹر لیو کیڈیا آئی زیک اور ایچ ای ایل کے مینیجنگ ڈائریکٹر سعید خان پراچہ نے دستخط کئے۔ پاکستانی سفارتخانہ میں اکنامک منسٹر عبدالواجد رانا، امریکی محکمہ توانائی کے فارن افیئرز آفیسر ٹام کٹلر اور یو ایس پاکستان بزنس کونسل کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر ایسپر انزا گومز جیلالیان بھی اس موقع پر موجود تھے۔

امریکہ پاک تزویراتی مکالمہ کے تحت توانائی کے شعبہ میں دوطرفہ تعاون کو ترجیحی شعبہ کے طور پر نشاندہی کی گئی ہے اور تعاون کی کوششوں میں کوئلہ اور دوبارہ قابل استعمال توانائی کے فروغ کو خاص طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔150 میگاواٹ کا مجوزہ بجلی گھر کوئلہ کی کان کنی اور بجلی کی پیداوار کا منصوبہ نجی شعبہ میں ایک بڑا منصوبہ ہے جس سے پاکستان میں بجلی کی پیداوار کی موجودہ اور بڑھتی ہوئے کمی کو پورا کرنے میں مدد ملے گی اور یہ پاکستان کے کوئلہ کے غیر استعمال ذخائر کو بروئے کار لانے میں ایک بڑی پیش رفت ثابت ہوگا۔

امریکی ادارہ برائے انسدادِ منشیات کے سربراہ کی جانب سے پاکستان کو

منشیات کے خلاف اہم اتحادی قرار دینے کا اعلان

امریکی ادارہ برائے انسداد منشیات (DEA) کی ایڈمنسٹریٹر کیرن پی ٹینڈی نے 28 ستمبر 2007ء کہا ہے کہ پاکستان منشیات کے خلاف جنگ میں کامیابی کی داستان ہے اور منشیات کے خلاف کوششوں میں امریکہ کا نہایت اہم اتحادی ہے۔

امریکی ادارہ برائے انسداد منشیات اور پاکستان شانہ بشانہ کھڑے ہیں اور ہمیں پاکستان کے قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ اپنی دوستی پر فخر ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے انسداد منشیات اور قانون نافذ کرنے والے اہلکاروں کی ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم پاکستان اور پاکستان کے قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ اپنی غیر معمولی دوستی مستحکم کرنے کے خواہاں ہیں جو دونوں ملکوں کیلئے اچھا ہے۔

امریکی ادارہ برائے انسداد منشیات (DEA) کی ایڈمنسٹریٹر نے کہا کہ اقوام متحدہ کے ایک اندازہ کے مطابق دنیا میں منشیات کے کاروبار کا تخمینہ 320 ملین ڈالر ہے اور عالمی جرائم میں سب سے زیادہ منافع بخش واحد شعبہ ہے۔

انہوں نے کہا کہ منشیات کے اس عالمی خطرہ سے نمٹنے کیلئے امریکی ادارہ برائے انسداد منشیات دنیا بھر میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ کام کرتا ہے۔ درحقیقت کسی بھی امریکی وفاقی قانون نافذ کرنے والے ادارہ کی نسبت دنیا بھر میں ہماری موجودگی زیادہ ہے۔

منشیات اور دہشت گردی کے ناجائز باہمی تعلق کی صراحت کرتے ہوئے کیرن ٹینڈی نے کہا کہ افغان افیون کی تجارت کے عفریت نے نہ صرف پاکستان کو بلکہ پوری دنیا کو خطرہ سے دوچار کر رکھا ہے۔ پاکستان اس سے اکیلا نہیں نمٹ سکتا ہمیں مل کر کام کرنا ہوگا اور ہمیں افغانستان کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہے اور اگر ہم اس عفریت کو شکست دینے سے دوچار کرنے کی کوئی امید رکھتے ہیں تو ہمیں اپنی طاقت کو کئی گنا بڑھانا ہوگا، اپنی افرادی قوت اور اپنی ذہانت کو بڑھانا ہوگا۔

انہوں نے کہا کہ افغان ہم منصبوں اور اتحادی فوج کے ساتھ ہم منشیات کی بڑی افغان تنظیموں، ان کے سرداروں، ان کے ڈھانچوں اور غیر قانونی اثاثوں کا کامیابی سے سراغ لگا رہے ہیں اور ان کے دھندے کو روک رہے ہیں اور ان تنظیموں کا قلع قمع کر رہے ہیں۔

امریکی ادارہ برائے انسداد منشیات (DEA) کی سربراہ نے کہا کہ یہ حقیقت ہے کہ امسال پاکستان میں ہیروئن اور مارفین پر مبنی منشیات کا 80 فی صد فرنٹیئر کور بلوچستان نے پکڑا۔

کیرن ٹینڈی نے پاکستان کی انسداد منشیات کی کوششوں میں امریکی اعانت کی یقین دہانی کراتے ہوئے کہا کہ امریکہ کی طرح پاکستان بھی منشیات کی لعنت سے بُری طرح متاثر ہوا ہے۔ ہم یہاں آپ کی قوم کو منشیات کی لعنت سے دُور رکھنے اور منشیات کی رقوم سے دہشت گردی کے حقیقی خطرہ کے خاتمہ کیلئے افیون کے خطرہ سے نبرد آزما ہونے کیلئے آپ کے ساتھ مل کر کام کرنے کیلئے موجود ہیں۔

امریکی کانگریس نے رمضان بل کی منظوری دے دی

امریکی مسلمانوں اور دنیا بھر کے مسلمانوں کیلئے یہ ایک تاریخی موقع ہے۔ تاریخ میں پہلی مرتبہ امریکی کانگریس رمضان المبارک کو ایک اسلامی مقدس مہینہ کے طور پر منائے گی اور امریکی کانگریس کی قرارداد کا متن درج ذیل ہے۔

محترمہ ایڈی برنائس جونسن آف ٹیکساس (اپنی جانب سے، نیویارک کے جناب میکس، اور جناب کیتھ ایلیسن کی جانب سے) یہ قرارداد پیش کی جاتی ہے جسے خارجہ امور کی کمیٹی کو بھیجا گیا ہے۔

قرارداد

رمضان المبارک کے آغاز پر جو اسلامی مقدس مہینہ ہے جس میں روزے رکھے جاتے ہیں اور روحانی تجدید کی جاتی ہے امریکہ میں رہائش پذیر مسلمانوں اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو اُن کے عقیدہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

ہرگاہ کہ 11 ِ ستمبر 2001ء کو امریکہ پر دہشت گردوں کے حملوں سے اب تک افریقی، عرب اور جنوب ایشیائی نژاد قانون پسند اور محبّ وطن امریکی، خصوصاً مسلم عقیدہ کے حامل ارکان کو دھمکیاں دی گئی ہیں اور انہیں تشدد آمیز واقعات سے دوچار ہونا پڑا ہے۔

ہرگاہ کہ 14 ِ ستمبر 2001ء کو ایوان نمائندگان نے ایک متفقہ قرارداد منظور کی تھی جس میں عرب نژاد امریکیوں، امریکی مسلمانوں اور جنوب ایشیائی مسلمانوں کو دہشت گردی کے حملوں کے حوالے سے تعصب اور تشدد کا نشانہ بنانے کی مذمت کی گئی تھی۔

ہرگاہ کہ ایک اندازہ کے مطابق دنیا بھر میں مسلمانوں کی تعداد ڈیڑھ ارب ہے۔

ہرگاہ کہ رمضان المبارک مسلمانوں کیلئے روزے رکھنے اور روحانی تجدید کا مہینہ ہے اور یہ اسلامی تقویم کا نواں مہینہ ہے۔ اور

ہرگاہ کہ اسلامی ماہِ مقدس رمضان المبارک کا آغاز 13 ِ ستمبر 2007ء کی صبح ہوا اور یہ پورے ایک قمری مہینہ تک چلے گا۔ اب، اس لئے

یہ عزم کیا جاتا ہے کہ

(1) اس پُرفتن دور میں، امریکہ میں اور دنیا بھر میں اسلام کے پیروکاروں سے یکجہتی کا اظہار کرنے کیلئے ایوان نمائندگان اسلامی عقیدہ کو دنیا کے عظیم مذاہب میں سے ایک تصور کرتی ہے۔ اور

(2) ماہ رمضان کے آغاز کے احترام میں جو کہ صوم اور روحانی تجدید کا مقدس مہینہ ہے ایوان نمائندگان رمضان کے پُرعزم آغاز کو تسلیم کرتی ہے اور امریکہ اور دنیا بھر کے مسلمانوں سے اس اہم موقع پر گہری عقیدت کا اظہار کرتا ہے۔

کانگریس نے 2 ِ اکتوبر 2007ء کو قرارداد متفقہ طور پر 0-376 سے منظور کی۔

U.S. Congress Passes Ramadan Bill

This is HISTORIC for American- Muslims and Muslims around the world. This is the first time in history that the United States Congress will commemorate and recognize the month of Ramadan as the Islamic holy month. Following is the text of the bill

110th CONGRESS

1st Session - H. RES. 635

Recognizing the commencement of Ramadan, the Islamic holy month of fasting and spiritual renewal, and commending Muslims in the United States and throughout the world for their faith.

IN THE HOUSE OF REPRESENTATIVES

September 5, 2007

Ms. EDDIE BERNICE JOHNSON of Texas (for herself, Mr. MEEKS of New York, and Mr. KEITH ELLISON) submitted the following resolution; which was referred to the Committee on Foreign Affairs

RESOLUTION

Recognizing the commencement of Ramadan, the Islamic holy month of fasting and spiritual renewal, and commending Muslims in the United States and throughout the world for their faith.

Whereas since the terrorist attacks on the United States on September 11, 2001, threats and incidents of violence have been directed at law-abiding, patriotic Americans of African, Arab, and South Asian descent, particularly members of the Islamic faith;

Whereas, on September 14, 2001, the House of Representatives passed a concurrent resolution condemning bigotry and violence against Arab-Americans, American Muslims, and Americans from South Asia in the wake of the terrorist attacks;

Whereas it is estimated that there are approximately 1,500,000,000 Muslims worldwide;

Whereas Ramadan is the holy month of fasting and spiritual renewal for Muslims worldwide, and is the 9th month of the Muslim calendar year; and

Whereas the observance of the Islamic holy month of Ramadan commences at dusk on September 13, 2007, and continues for one lunar month: Now, therefore, be it

Resolved, That--

(1) during this time of conflict, in order to demonstrate solidarity with and support for members of the community of Islam in the United States and throughout the world, the House of Representatives recognizes the Islamic faith as one of the great religions of the world; and

(2) in observance of and out of respect for the commencement of Ramadan, the Islamic holy month of fasting and spiritual renewal, the House of Representatives acknowledges the onset of Ramadan and expresses its deepest respect to Muslims in the United States and throughout the world on this significant occasion.

The Congress passed the resolution unanimously 376-0 on October 2, 2007.